اللہ عزوجل کو "گناہ کا خالق" کہنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3148

تاریخ اجراء: 29ربیع الاول1446ھ/04اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "گناہ کا خالق بھی اللہ ہی ہے"یعنی گناہوں کو خلق کرنے والا بھی اللہ ہے، تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ بات درست ہے کہ گناہ کا خالق بھی اللہ تعالی ہی ہے، ایسا ہر گز نہیں کہ گناہ کا خالق انسان یا کوئی اور ہو، ہاں کسب کا تعلق انسان سے ہے کہ وہ کسب میں خود مختار ہے، نیکی کرتا ہے یا بدی، یہ اس کے اختیار میں ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ کو تخلیق ہی انسان نے کیا ہے۔

البتہ! نیکی وبدی کی نسبت کرنے میں ادب کا تقاضا یہ ہے کہ نیکی کی توفیق ملے تو اس کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کی جائے اور گناہ سرزد ہو تو اسے اپنی شامت نفس تصور کرے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے:﴿وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ﴾ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔(پارہ23،سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیت96)

شرح السنۃ للبغوی میں ہے:”الإيمان بالقدر فرض لازم، وهو أن يعتقد أنّ اللہ تعالى خالقُ أعمال العباد، خيرها وشرّها، كتبها عليهم في اللوح المحفوظ قبل أن يخلقهم، قال اللہ سبحانه وتعالى: {واللہ خلقكم وما تعملون}[الصافات:96]، وقال اللہ عز وجل: {قل اللہ خالق كل شيء}[الرعد:16]، وقال عز وجل: {إنا كل شيء خلقناه بقدر}[القمر:49]. فالإيمان والكفر، والطاعة والمعصية، كلها بقضاء اللہ وقدره، وإرادته ومشيئته، غير أنه يرضى الإيمان والطاعة، ووعد عليهما الثواب، ولا يرضى الكفر والمعصية، وأوعد عليهما العقاب“ترجمہ: تقدیر پر ایمان فرض ولازم ہے، اور وہ یہ ہے کہ بندہ یہ عقیدہ رکھے

کہ اللہ تعالی بندوں کے اعمال کا خالق ہے خواہ اعمالِ خیر ہوں یا شر، اللہ تعالی نے انھیں تخلیق فرمانے سے پہلے ہی لوحِ محفوظ میں لکھ دیا، اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے: (ترجمۂ کنز الایمان) اور اللہ نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے اعمال کو۔ (سورۃ الصافات: 96) اور فرماتا ہے: (ترجمۂ کنز الایمان) تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے۔ (سورۃ الرعد: 16) اور فرماتا ہے: (ترجمۂ کنز الایمان) بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ (سورۃ القمر: 49)، پس ایمان وکفر، نیکی وبرائی، سب کچھ اللہ تعالی کی قضاو قدرت اور اس کے ارادے ومشیت سے ہے، لیکن اللہ تعالی ایمان وطاعت پر راضی ہوتا ہے اور اس پر اس نے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے، اور کفر ومعصیت میں اس کی رضا شامل نہیں اور اس پر اللہ تعالی نے سزا کی وعید بیان فرمائی ہے۔ (شرح السنة، باب الإيمان بالقدر، ج 1، ص 142، المكتب الإسلامي، بيروت)

سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالی ہے: ﴿مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ٘ وَ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے! تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 79)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "ارشاد فرمایا گیا کہ اے مخاطب! تمہیں جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کریم کا فضل ورحمت ہے اور تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری اپنی وجہ سے ہے کہ تو نے ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا۔ یہاں بھلائی کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اور برائی کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے جب کہ اوپر کی آیت میں سب کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہے، خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب مُؤثّرِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اُسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامتِ نفس کے سبب سے سمجھے۔" (صراط الجنان، ج 2، ص 286، مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے: ”بُرا کام کرکے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے، اسے منجانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نفس تصوّر کرے۔“ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 1، ص 19، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net